قسط دوم:

توہین رسالت کا شرعی حکم

مولانا ساجد خان اٹکوی

فاضل دار العلوم کراچی

آیت نمبر: 9...... " ومنهم الذين يؤذون النبي ويقولون هو اذن قل اذن خير لكم يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين ورحمة للذين امنوا منكم والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم "

(سورة التوبة، الآية: ٦١).

ترجمہ:...... اور بعض ان میں بدگوئی کرتے ہیں نبی کی اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تو کان ہے، تو کہہ کان ہے تمہارے بھلے کے واسطے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور یقین کرتا ہے مسلمان کی بات کا اور رحمت ہے ایمان والوں کے حق میں تم میں سے جو لوگ بدگوئی کرتے اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔ (تفسیر عثمانی) ۔

مذکورہ آیت مبارکہ سے حضرات مفسرین کرامؒ نے یہ استدلال فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو اذیت دینے والا کافر اور دردناک عذاب کا مستحق ہے۔ اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ گستاخی کرنے والا بھی اذیت دینے والا ہوتا ہے، چنانچہ امام تقی الدین السبکیؒ اپنی مایہ ناز تصنیف " السيف المسلول علىٰ من سب الرسول " میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" ان لساب مؤذو المؤذی محاد والمحاد مكبوت أذل مغلوب "

(السيف المسلول علىٰ من سب الرسول، ص: ١٠٦) .

ترجمہ:...... بے شک گستاخی کرنے والا موذی (تکلیف دینے والا) ہے، اور موذی مخالفت کرنے والا ہوتا ہے، اور جو مخالفت کرنے والا ہو، وہ خوار، ذلیل اور مغلوب ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ گستاخ رسول مؤذی ہونے کی وجہ سے کافر اور دردناک عذاب کا مستحق ہے، مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں ہم

چند حضرات مفسرین کرامؒ کی عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کو اذیت دینے والا کافر، ملعون اور دردناک عذاب کا مستحق ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

" تو اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ کے نبی کو اذیت پہنچاتے ہیں یعنی یہ کہ آپ انصاف نہیں کرتے اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیتے، اللہ کے نبی کو اذیت پہنچانا تو کفر کی بات ہے نبی کو ناراض کرنا اللہ کو ناراض کرنا ہے، اس قسم کی باتیں کافر اور منافق لوگ ہی کر سکتے ہیں " ۔ (معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۹، ص:۴۲۶) ۔

اسی طرح مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

" **فیکون المؤذی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر اعدواللہ ورسولہ محار باللہ ورسولہ** " ۔ **(الصارم المسلول، ص: ۲۹)**۔

ترجمہ...... آپ ﷺ کو ایذا دینے والا کافر، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا دشمن اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ لڑنے والا ہوگا۔

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر اور محقق عالم الشیخ محمد الامین الشنقیطی المالکیؒ اپنی مایہ ناز تفسیر "أضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" **والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب ألیم صرح فی ھذہ الآیۃ الکریمۃ بأن من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہ العذاب الألیم وذکر فی الأحزاب أنہ ملعون فی الدنیا والأخرۃ وأن لہ العذاب المھین** " ۔ **(أضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، ج: ۲، ص: ۱۴۵)**۔

ترجمہ:...... جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچائے گا اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور سورۂ احزاب میں فرمایا ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہے اور اس کے لئے رسواکن عذاب ہے۔

" **والأذی فی حقہ وحق رسولہ کفر لأن العذاب المھین انما یکون لکفار** " ۔

(السیف المسلول: ص ۱۰۵)۔

ترجمہ:...... کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذیت دینا کفر ہے کیونکہ رسوائی کا عذاب صرف کفار کیلئے ہوتا ہے۔

اور چونکہ مذکورہ بالا عبارت میں بھی ایذا پہنچانے والے کیلئے عذاب مھین کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مفسر موصوف کے ہاں بھی ایذا دینے والا کافر ہے۔

" کما ھو مذھب الجمھو ر "

علامہ عبدالرحمٰن السعدیؒ آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

" والذین یو ذون رسول اللہ با لقو ل او ا لفعل لھم عذاب الیم فی الدنیا و الا خر تہ و من العذاب الالیم انہ یتحم قتل مو ذیہ وشا تنہ "

(تیسیر الکر یم الرحمن فی تفسیر کلام المنا ن ، ج : ا ، ص : ۳۴۱)

ترجمہ:...... جولوگ رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتے ہیں قولا ہو یا فعلا ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور دردناک عذاب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے والے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کیلئے قتل ہونا متعین ہے۔اسے ہر حال میں قتل کیا جائے۔

امام ابوبکر الجزائریؒ ،،ایسر التفاسیر،، میں مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

" تو عد اللہ تعا لی من یؤذی رسو لہ با لعذاب الا لیم دلیل علی کفر من یو ذی رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ اسلم " (الیسر التفا سیر ، ج : ۲، ص: ۸۲)

ترجمہ:...... اللہ تعالی کا رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے والے کو دردناک عذاب سے ڈرانا اس بات کی دلیل ہے کہ ایذ پہنچانے والا کافر ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن جریر طبریؒ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ،، جامع البیان فی تاویل القران،، میں تحریر فرماتے ہیں:

" قا ل ابو جعفر یقول تعا ل ذکر ہ لھو لاء المنا فقین الذین یعیبو ن رسول اللہ صلی اللہ تعا لی ، علیہ وسلم ویقولو ن ھو اذن و ا مثا لھم من مکذ بیہ و القا ئلین فیہ الھجر و البا طل عذاب من اللہ مو جع لھم فی نا رجھنم " (جا مع البیا ن فی تا ویل القر ان ، ج : ۱۴ ، ص: ۳۲۸)

ترجمہ:...... امام ابوجعفرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ان منافقین کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر عیب لگاتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں: " ھو اذ ن " اور ان جیسے، اور تکذیب کرنے والوں اور توہین و گستاخی کرنے والوں کے لئے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو جہنم کی آگ میں ان کے لئے سخت دردناک ہوگا۔

" والئن سا لتھم لیقو لن إنما کنا نخو ض و نلعب قل ا با اللہ وایتہ ورسو لہ کنتم تستھذء ون لا تعتذروا قد کفر تم بعد ایما نکم ان نعف عن طا ئفتہ منکم نعذب طا ئفتہ با نھم کا نو ا مجر مین "

(سور تہ التو بتہ ،الا یتہ : ۶۵،۶۶).

ترجمہ...... :اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہیں گے ہم تو بات چیت کرتے تھے، اور دل لگی بتو کہہ کیا اللہ سے اور اس کے حکموں سے اور اس کے رسول سے تم ٹھٹھے کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم تو کافر ہو گئے، اظہار ایمان کے پیچھے اگر ہم معاف کر دیں گے تم میں سے بعضوں کو تو البتہ عذاب بھی دیں گے، بعضوں کو اس سبب سے کہ وہ گنہگار تھے۔

ا...... اللہ تعالیٰ کے احکامات یا جناب نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ عماد الدین بن محمد الطبری الشافعیؒ " احکام القرآن " میں مذکورہ آیات میں سے پہلے آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

" و دل ان الا ستھذا ء با یا ت اللہ تعا لی کفر " .

(احکا م القر آ ن ، ج ، ۳ ص : ۲۴) .

ترجمہ:...... یہ آیات اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ استہزا کرنا کفر ہے۔

اسی طرح امام المفسرین حضرت رازیؒ " تفسیر کبیر " میں مذکورہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

" انہ تعا لی بین ان ذ لک الا ستھزا ء کا ن کفر ا ، والعقل یقتضی ان الا قدام علی الکفر لاجل اللعب غیر جا ئز ، فثبت ان قو لھم : (انما کنا نخو ض و نلعب) ما کا ن عذر ا حقیقیا فی الا قدام علی ذلک الا ستھذ ا ء ، فلما لم یکن ذلک عذرا فی نفسہ ، نھا ھم اللہ عن ان یعتذرو ا بہ ، لا ن المنع عن الکلام البا طل و اجب " . (التفسیر الکبیر ، ج : ۱، ص : ۲۲۵۳) .

ترجمہ:...... اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ استہزا کرنا کفر ہے اور عقل دل لگی کے لئے اقدام علی الکفر کے ناجائز ہونے کا تقاضا کرتی ہے، پس یہ بات ثابت ہوئی کہ ان منافقین کا یہ کہنا کہ: ہم تو محض بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے،، یہ اس استہزا کے لئے عذر نہیں بن سکتا، اور جب یہ عذر نہیں بن سکتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عذر پیش کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ غلط بات سے منع کرنا واجب ہے۔

مشہور حنفی ومفسر حضرت امام ابوبکر الجصاص رازیؒ احکام القرآن،، میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" ودل ایضا علی ان الا ستھذا ء اللہ اوبشی ء من شر ائع دینہ کفر فا علہ "

(احکا م القر آ ن ، ج : ۳،ص: ۲۲) .

ترجمہ:...... یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات یا دینی احکام میں سے کسی حکم کے ساتھ استہزا کرنا فاعل کے حق میں کفر ہے۔

" وفی ھذہ الا یتہ دلیل علی ان کل من استھا ن با مر الر سول علیہ الصلوتہ و السلام و دتہ "

. (تفسیر القر آ ن للعثمین ، ج ۸، ص : ، ۱) .

ترجمہ:...... یہ آیات اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی شخص کیونکہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں توہین کرنا دین سے مرتد ہونا ہے۔
۲...... مذکورہ آیات کریمہ سے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے یہ استدلال بھی فرمایا ہے کہ احکامات شاعیہ کا استخفاف، آیات الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور سرکار دو جہاں ﷺ کی توہین ایسا قبیح ترین کفر ہے کہ جس طرح سے بھی ہو، خواہ ہنسی مذاق اور محض دل لگی کے لئے ہو یا قصداً اور ارادہ ہو، ہر حالت میں خرمن ایمام کو خاکستر کرنے والا ہے۔
چنانچہ مذکورہ آیات مبارک کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ:
یعنی کیا دل لگی اور خوشی وقتی کا موقع ومحل یہ ہے کہ اللہ ورسول اور ان کے احکام کے ساتھ ٹھٹھا کیا جائے؟ خدا اور رسول کا استہزا اور احکام الٰہیہ کا استخاف تو وہ چیز ہے کہ اگر محض زبان سے دل لگی کے طور پر کیا جائے وہ بھی کفر عظیم ہے، چہ جائے کہ منافقین کی طرح ازراہ شرارت وبدباطنی ایسی حرکت سرزد ہو۔ (تفسیر عثمانی، ج:۱، ص:۱۳۶) ۔
اسی طرح امام ابوبکر الجزائریؒ مذکورہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:
" کفر من استهزا بالله أوبه أورسوله لا يقبل اعتذار من كفر بای و جه و انما التو بته او السيف فيقتل كفر ا " . (ايسر التفاسير، ج: ص:۸۸)
ترجمہ:...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ، یا اللہ کے رسولوں کے ساتھ استہزا کرنا کفر ہے اور اس کفر میں کوئی معذور نہیں سمجھا جائے گا، خواہ کوئی بھی وجہ ہو، اور اس کے لئے صرف توبہ یا تلوار، اور اس استہزا کرنے والے کو کفر کی وجہ قتل کیا جائے گا۔
اسی طرح امام ابوبکر جصاص رازیؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیات اس بات کی دلیل ہے کہ کلمہ کفر جس حالت میں بھی کہا جائے وہ بہرحال کافر بنانے والا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:
. " فاطلع الله نبيه على ذلک فاخبر ا ن هذا القول كفر منهم على ای و جه قالو ه من جد و هزل فدل على استو اء حكم الجاد والها زل فى اظها ر كلمعه الكفر " .
(احكا م القر آ ن ، ج ۴، ص : ۳۴۹) .
ترجمہ:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات پر مطلع فرمادیا کہ: ان منافقوں کا یہ کہنا کفر ہے خواہ وہ شعوری طور پر کہیں یا ہنسی مذاق میں کہیں، پس یہ آیات اس بات کی دلیل ہے کہ کفر کے اظہار میں شعور والے اور ہنسی مذاق والے سب برابر ہیں۔
اسی طرح امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:
" هذا نص فى ان الا ستهزاء بالله و باياته وبر سو له كفر فالسب المقصو د بطر يق الاولى وقددلت هذه الايه على ان كل من تنقص بر سول الله صلى الله تعا لى عليه وسلم جا د ا او ها ز لا فقد كفر " . (الصا رم المسلول ، ص : ۳۳)

ترجمہ:...... یہ آیات اس بات پر نص ہیں کہ اللہ تعالی اور اس کے حکموں اور اس کے رسول ﷺ کا استہزا کرنا کفر ہے، پس جو گستاخی قصدا کی جائے تو وہ تو بطریق اولی کفر ہوگی اور یہ آیات اس بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی بھی رسول ﷺ کی شان اقدس کی تنقیص کرے گا خواہ وہ شعوری طور سے کرے یا ہنسی مذاق میں کرے ہر حال میں وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح مذکورہ آیات کی تفسیر میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ فرماتے ہیں کہ:

" قد کفر تم بعد ایما نکم "

تم نے اظہار ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کیا، مفسرین محدثین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے کسی حکم یا اس کے رسول کے ساتھ تمسخر کرے گا وہ کافر ہو جائے گا، خواہ اس نے ایسی بات سنجیدگی سے کی ہو یا محض دل لگی سے۔

(معا لم العر فا ن فی دردس القر آن ، ج : ۹، ص : ۴۳۱).

" یحلفو ن با للہ ماقا لو ا و لقد قا لو ا کلمتہ الکفر و کفر و ا بعد اسلا مھم و ھمو ا بما لم ینالو او ما نقمو ا الا ان اغنھم اللہ ور سولہ من فضلہ فا ن یتو بو ا یک خیر ا لھم و ان یتو لو ا یعذبھم اللہ عذا با ا لیما فی الد نیا و الا خر تہ وما لھم فی الاض من ولی و لا نصیر "

(سورتہ لتو بتہ : ۸۴)

ترجمہ:...... قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ ہم نے نہیں کہا اور بیشک کہا ہے انھوں نے لفظ کفر کا، اور منکر ہو گئے مسلمان ہو کر، اور قصد کیا تھا اس چیز کا جو ان کو نہ ملی اور یہ سب کچھ اسی کا بدلہ تھا کہ دولت مند کر دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے، سو اگر توبہ کر لیں، تو بھلا ان کے حق میں، اور اگر نہ مانیں گے عذاب دے گا ان کو اللہ عذب دردناک دنیا اور آخرت میں اور نہیں ان کا روئے زمین پر کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔ (تفسیر عثمانی)

مذکورہ آیت کی تفسیر میں مفسرین عظامؒ نے لکھا ہے کہ " کلمتہ الکفر " سے مراد حضور ﷺ کی توہین اور گستاخی ہے، چنانچہ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

" قا ل القشیر ی کلمتہ الکفر سب النبی صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم او الطعن فی الا سلا م " .

(تفسیر قر طبی ۸ ، ۲۰۶) .

ترجمہ:...... امام قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ کلمہ کفر سے مراد آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا ہے یا دین اسلام میں عیب نکالنا ہے۔

اسی بات کو بیان کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد الخطیب الشربینیؒ تفسیر " السراج المنیر " میں فرماتے ہیں کہ:

" لقد قا لو ا کلمتہ الکفر و ھی سب النبی صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم "

(تفسیر السر ا ج المنیر).

ترجمہ:...... اور تحقیق انہوں نے کلمہ کفر کہا اور وہ کلمہ کفر آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔

نکتہ:

امام قرطبیؒ اور خطیب شربینیؒ دونوں بزرگ یہ فرماتے ہیں کہ: کلمہ کفر سے مراد آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا ہے گویا دونوں بزرگ اس بات کے قائل ہیں کہ جو بھی شخص آپ ﷺ کی گستاخی کرے تو وہ کافر ہے، اور ایسے کافر کا حکم ہم پہلے "الشفاء" کے حوالے ذکر کر چکے ہیں کہ:

" و حکم الکافر القتل " . (الشفاء، ج: ۲، ص: ۱۳۶) .

اسی طرح یہی بات علامہ خازنؒ نے بھی تحریر فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

" ای اظھروا کلمۃ الکفر بعد اسلامھم وتلک الکلمۃ ھی سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم " . (تفسیر الخازن، ج: ۳، ص: ۳۱۰) .

ترجمہ:...... انہوں کلمہ کفر کو ظاہر کیا اسلام ظاہر کرنے کے بعد، اور کلمہ کفر سے مراد آپ ﷺ کی گستاخی ہے۔

حضرت علامہ بغویؒ نے بھی تفسیر "معالم التنزیل" میں یہی بات تحریر فرمائی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

" ای اظھروا الکفر بعد اظھار الایمان و الاسلام وقیل ھی سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم " . (معالم التنزیل، ج: ۴، ص: ۸۵) .

ترجمہ:...... انہوں نے کفر کو ظاہر کیا، ایمان اور اسلام ظاہر کرنے کے بعد اور کہا گیا ہے کہ کلمہ کفر سے مراد آپ ﷺ کی گستاخی ہے۔

" فرضی اللہ تعالی عنھم ورضوا عنہ ورزقنا اللہ حبھم واتباعھم وا ما تنا علیہ، آمین " . (تفسیر عثمانی، ج: ۲، ص: ۱۱۵۸) .

علامہ واحدیؒ نے " اسباب النزول " میں مذکورہ آیت کریمہ کے شان نزول میں ایک وقعہ ذکر فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

" قال ابن جریج حدثت ان اباقحافۃ سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ صکۃ شدیدۃ سقط منا ثم ذکر ذلک للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال او فعلتہ؟ قال: نعم اقال فلا تعد الیہ فقال ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ واللہ لو کان السیف قریبا منی لقتلتہ فانزل اللہ تبارک وتعالی الایۃ " . (اسباب النزول، ج: ۱، ص: ۲۸۸) .

ترجمہ:...... امام ابن جریجؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ ابوقحافہ (حضرت ابوقحافہؓ جو جناب سیدنا صدیق اکبرؓ کے والد محترم تھے اور بعد میں مشرف باسلام ہو گئے تھے) نے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی (ایمان لانے سے پہلے) تو حضرت صدیق اکبرؓ نے انھیں اتنے زور سے طمانچہ مارا کہ خود گر گئے، پھر اس کے بعد نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا

واقعی تم نے ایسا کیا ہے؟ تو صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوبارہ ایسا نہ کرنا تو جناب صدیق اکبرؓ نے فرمایا: کہ اللہ کی قسم اگر اس وقت تلوار میرے پاس ہوتی تو میں خواہ مخواہ اسے قتل کر دیتا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

اس آیت مبارکہ اور اس سے پہلی والی آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ "الصارم المسلول" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

" فجعل القاء الرعب فی قلو بهم و الا مر بقتلهم لا جل مشا قتهم لله ورسوله یستو جب ذلک و لمو ذی للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم مشا ق لله ور سو له کما تقد م فیستحق ذ لک " . (الصا رم المسلمو ل ، ص : ، ۳).

ترجمہ:...... ان مشرکین کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمان کا رعب بھی ڈالا اور اب کے قتل کرنے کا حکم بھی دیا پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا وہ اس کا مستحق ہوگا اور جیسے کہ پہلے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایذا دینے والا اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والا ہے ، لہٰذا وہ بھی قتل کا مستحق ہوگا۔

(جاری ہے......)

......☆☆☆☆☆......